وقف کے مسائل

وقف کے ثبوت میں قرآنی آیت ۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰي تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

وقف کی شرعی تعریف:

وقف کا مطلب ہے کسی چیز کو اللہ کے لیے مخصوص کر دینا، جیسے زمین، مال یا جائیداد، تا کہ اس کا فائدہ ہمیشہ جاری رہے اور اس سے نیکی کا کام کیا جائے جیسے مسجد، مدرسہ، قبرستان۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا اور فرمایا۔اے بنو النجار، اپنی یہ دیوار مجھے قیمت کے طور پر دے دو۔انہوں نے کہا نہیں، اللہ کی قسم ہم اس کی قیمت اللہ کے سوا کسی سے نہیں مانگتے یعنی اللہ کے لیے وقف کرتے ہیں۔(صحیح مسلم)

وقف کی مدت:

وقف کی مدت دائمی ہے۔جو کوئی زمین یا مکان اللہ کے لیے وقف کرتا ہے، وہ اب اس کی جائیداد نہیں ہے، اور اسے فروخت نہیں کیا جا سکتا، بطور تحفہ، یا وراثت میں نہیں دیا جا سکتا اور دوبارہ دعویٰ بھی نہیں کیا جا سکتا، کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے خیبر کی زمین وقف کرتے وقت یہ کہا کہ اس شرط کے ساتھ صدقہ (وقف) کریں کہ اصل زمین نہ بیچی جائے، نہ ہبہ کی جائے اور نہ وراثت میں کسی کو دے سکتے ہیں۔(صحیح البخاری

فتاوی شامی میں ہے:

(ولا يخرج منه) بعد إهالة التراب."

وعن عائشة: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال-كسر عظم الميت ككسره حيا

(ابوداود وابن ماجه)

ترجمہ: اور حضرت عائشہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردہ کی ہڈیوں کو توڑنا باعتبار گناہ کے زندہ شخص کی ہڈیوں کے توڑنے کی مانند ہے۔

اگر کوئی زمین قبرستان کے لیے وقف کر دی گئی، اور متولی یا ذمہ داران کے حوالہ کر دی گئی، تو یہ زمین واقف کی ملکیت سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں چلی گئی، وقف مکمل ہونے کے بعد اس میں کسی قسم کی تبدیلی جائز نہیں، خود وقف کرنے والے کو بھی اس میں رد و بدل کرنا جائز نہیں۔

إذا صحّ الوقف خرج عن ملك الواقف، وصار حبيسًا على حكم ملك الله تعالى، ولم يدخل في ملك الموقوف عليه، بدليل انتقاله عنه بشرط الواقف (المالك الأول) كسائر أملاكه، وإذا صحّ الوقف لم يجز بيعه ولا تمليكه ولا قسمته."

جب وقف کر دیا گیا اس کو فروخت کر کے دوسری زمین قبرستان کیلئے خریدنا جائز نہیں ہوگا، اگر ضرورت محسوس ہو تو چہار دیواری کر دی

جائے، اوراس میں تبادلہ درست نہ ہوگا۔

عن ابن عمر، أن عمر تصدق بمال له علىٰ عهد رسول صلى الله عليه وسلم، وكان يقال له ثمغ، وكان نخلا، فقال عمر يارسول الله: إنى استفدت مالا وهو عندي نفيس، فأردت أن أتصدق به، فقال النبى صلى الله عليه وسلم: تصدق بأصله، لايباع، ولايوهب، ولا يورث۔ (صحیح البخاری)

ترجمہ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں اپنی ایک جائیداد وقف (صدقہ) کی تھی، جسے "ثمغ" کہا جاتا تھا، اور وہ کھجوروں کا ایک باغ تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! مجھے ایک ایسا مال حاصل ہوا ہے جو میرے نزدیک نہایت قیمتی اور محبوب ہے، لہٰذا میری خواہش ہے کہ اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کردوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی اصل (زمین یا باغ) کو وقف کردو، تاکہ نہ وہ فروخت کیا جائے، نہ ہبہ کیا جائے، اور نہ وراثت میں تقسیم کیا جائے

سراج وہاج پھر فتاوٰی ہندیہ میں ہے:

لا يجوز تغير الوقف عن هيأته فلا يجعل بستانًا ولا الخان حمامًا ولا الرباط دكانً

وقف کو اس کی ہیئت سے تبدیل کرنا جائز نہیں۔لہذا گھر کا باغ بنانا اور سرائے کا حمام بنانا اور رباط کا دکان بنانا جائز نہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

إذا وقف أرضًا للمقبرة، صار وقفًا لازمًا، فلا يجوز بيعها ولا هبتها ولا تحويلها إلى غير ما وقفت له۔

ترجمہ: جب کسی زمین کو قبرستان کے لیے وقف کردیا جائے تو وہ لازم وقف بن جاتی ہے، لہٰذا اسے فروخت کرنا، ہبہ کرنا یا اس مقصد کے علاوہ کسی اور مصرف میں لانا جائز نہیں۔

الفتاوی الہندیہ۔

إذا جعل أرضه مقبرة للمسلمين ووقفها عليهم، خرجت عن ملكه، ولا يجوز الرجوع فيها۔

ترجمہ: جب کسی شخص نے اپنی زمین مسلمانوں کے قبرستان کے لیے وقف کردی تو وہ اس کی ملکیت سے نکل گئی، اوراس میں رجوع کرنا جائز نہیں۔

البحر الرائق۔**الوقف لا يباع ولا يوهب ولا يورث۔**

ترجمہ: وقف نہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے اور نہ وراثت میں منتقل ہوتا ہے۔

بدائع الصنائع میں، امام کاسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وقف کے بعد عینِ موقوفہ کو اس غرض سے ہٹانا جائز نہیں جس کے لیے وہ وقف کی گئی تھی۔